كتاب التقبيل والمعانقة والمصافحة
للإمام الحافظ أبي سعيد أحمد بن محمد بن زياد المعروف بابن الأعرابي رحمه الله
کا اردو ترجمہ
معانقہ و مصافحہ کے احکام
معانقہ، مصافحہ اور ہاتھ و پیشانی وغیرہ کو بوسہ دینے سے متعلق روایات کا مجموعہ
ترجمہ و تحقیق
محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ
تنقیح و فوائد
ابو ظفیر محمد ندیم ظہیر
مکتبہ اسلامیہ
MAKTABA ISLAMIA
الهداية - AlHidayah

كتاب التَّقبِيل والمُعانقة والمُصافحة

للإمام الحافظ أبی سعید أحمد بن محمد بن زیاد المعروف بابن الأعرابی رحمہ اللہ

کا اردو ترجمہ

مُعانقہ و مصافحہ کے احکام

مُعانقہ، مصافحہ اور ہاتھ و پیشانی وغیرہ کو بوسہ دینے سے متعلق روایات کا مجموعہ

ترجمہ و تحقیق

محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ

تنقیح و فوائد

ابو ظفیر محمد ندیم ظہیر

مکتبہ اسلامیہ®

معانقہ و مصافحہ کے احکام

محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ

ناشر ---------- محمد سرور عاصم

اشاعت ---------- 2017ء
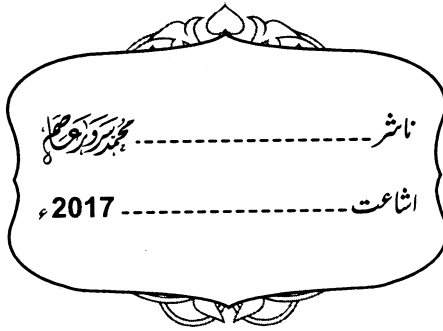
ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ®

لاہور: G/F-26 ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973-37232369 ، 0300-0997821-22-23-24

فیصل آباد: بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد
041-2631204-2641204 ، 0300-0997826-27-28

0300-8661763 0321-8661763

www.facebook.com/maktabaislamia1

maktabaislamiainfo@gmail.com

www.maktabaislamia.com.pk

معانقہ ومصافحہ کے احکام

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

تقدیم

الحمد لله ربّ العٰلمين والصلٰوة والسلام علٰی رسوله الأمين، أما بعد:

اسلام ایک مکمل دین اور ضابطہ حیات ہے۔ شعبہ ہائے زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس سے متعلق اس میں رہنمائی نہ کی گئی ہو۔ دن بھر میں بیسیوں لوگوں سے میل جول ہماری زندگی کا اہم حصہ ہے اور اس بارے میں بھی تعلیمات اسلامیہ موجود ہیں جسے آدابِ ملاقات سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ ان میں سلام، مصافحہ اور معانقہ قابل ذکر ہیں۔

زیرِ نظر کتاب کا موضوع بھی مصافحہ، معانقہ اور بوسہ دینے سے متعلق ہے۔ درج ذیل سطور میں ہم انھیں کی فضیلت و اہمیت کو اختصار کے ساتھ صفحۂ قرطاس پر منتقل کریں گے۔

مصافحہ:

ایک مسلمان جب دوسرے مسلمان سے (سلام کرنے کی غرض سے) ہاتھ ملاتا ہے تو اسے مصافحہ کہتے ہیں اور یہ عمل اجر عظیم کا باعث ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی دو مسلمان آپس میں ملیں، پھر ان میں سے ایک اپنے ساتھی کا ہاتھ پکڑ (کر اُس سے مصافحہ کر) لے تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ ان دونوں کی دعا قبول فرمائے اور ان کے ہاتھ جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کی مغفرت کر دے۔'' (مسند أحمد 142/3 ح 1245 وسنده حسن)

قتادہ رحمہ اللہ کا بیان ہے، میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں مصافحہ (پر عمل) تھا، یعنی وہ ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: جی ہاں۔ (صحيح البخاري: 6263)

سیدنا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور

آپ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ (صحيح البخاري: 6264)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مصافحہ کیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے درج بالا حدیث پر بایں الفاظ باب قائم کیا: "بَابُ الْمُصَافَحَةِ".

تنبیہ: محرم رشتے دار مثلاً: بیٹی، بہن ماں وغیرہ سے بھی مصافحہ کرنا جائز ہے، جیسا کہ سنن ابی داود (5217) وغیرہ کی حدیث سے علماء نے استدلال کیا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے اس حدیث پر درج ذیل باب قائم کیا ہے: "مُصَافَحَةُ ذِي مَحْرَمٍ"

(السنن الكبرٰى للنسائي: 9237 ونسخة أخرٰى: 9193)

واضح رہے کہ غیر محرم خواتین سے مصافحہ کرنا حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((إِنِّي لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ......)) ''بلاشبہ میں (غیر محرم) عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔''

(صحيح، سنن النسائي: 4186، سنن الترمذي: 1597)

معانقہ:

گلے ملنے اور بغل گیر ہونے کو معانقہ کہتے ہیں اور یہ بھی جائز و مستحب ہے، لیکن اس بارے میں راجح یہی ہے کہ اگر کچھ دنوں بعد ملاقات ہو تو معانقہ کیا جائے، روز روز ملنے والے اس سے اجتناب کریں۔

امام شعبی رحمہ اللہ کا بیان ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جب (بھی) آپس میں ملاقات کرتے تو مصافحہ کرتے اور جب کسی سفر سے آتے تو معانقہ کرتے۔

(شرح معاني الآثار 281/4 وسنده حسن)

سیدہ ام درداء رحمہا اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا سلمان (فارسی رضی اللہ عنہ) ہمارے گھر تشریف لائے تو پوچھا: میرے بھائی (سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا: مسجد میں، پھر وہ ان کے پاس آئے، جب انھوں نے دیکھا تو ان سے معانقہ کیا۔

(شرح معاني الآثار 281/4 وسنده حسن)

امام نسائی رحمہ اللہ نے باب "مُعَانَقَةُ ذِي مَحْرَمٍ" کے تحت ایک حدیث

(9235-9191) بیان کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتیں تو بغل گیر بھی ہو جاتی تھیں۔

بوسہ دینا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا، وہاں اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، انھوں نے کہا: میرے دس بچے ہیں، مَیں ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا: ((مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمْ)) "جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔"

(صحيح البخاري: 5997، صحيح مسلم: 2318/65)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، میں نے عادات واطوار اور بات چیت میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نہیں پایا، جب وہ (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) آپ کے ہاں آتیں تو آپ اٹھ کر ان کی طرف بڑھتے (مصافحہ کے لیے) ان کا ہاتھ پکڑتے، انھیں بوسہ دیتے، پھر اپنی جگہ پر بٹھا لیتے (اسی طرح) جب آپ ان (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) کے ہاں جاتے تو وہ اٹھ کر آپ کی طرف بڑھ جاتیں، آپ کا ہاتھ پکڑتیں، بوسہ دیتیں اور آپ کو اپنی جگہ پر بٹھا دیتیں۔ (سنن أبي داود: 5217، سنن الترمذي: 3872 وسنده حسن)

مصافحہ، معانقہ اور بوسہ دینا یہ تین وہ مسائل ہیں جنھیں اس کتاب میں موضوع بحث بنایا گیا، صاحب کتاب نے مرفوع احادیث اور سلف صالحین کے آثار سے مذکورہ مسائل کی وضاحت کی ہے۔ متقدمین ومتاخرین محدثین نے اس موضوع پر باقاعدہ کتب تحریر فرمائی ہیں۔

چوتھی صدی ہجری کے ثقہ وصدوق امام ابو سعید بن الأعرابی احمد بن محمد بن زیاد بن بشر بن درھم رحمہ اللہ نے بھی "كتاب التقبيل والمعانقة والمصافحة" لکھی۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ امام ابن الاعرابی کے بارے میں فرماتے ہیں: "الإمام المحدث القدوة الصدوق الحافظ، شيخ الإسلام" (سير أعلام النبلاء 407/15)

اسی طرح دیگر کئی محدثین بھی ان کی توثیق و تعدیل فرماتے ہیں جس کی تفصیل کے لیے کتب اسماء الرجال کو ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

تنبیہ: مطبوع نسخہ میں اس کتاب کا نام: "القبل والمعانقة والمصافحة" ہے۔

محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے تقریباً پچیس سال پہلے عربی زبان میں مذکورہ کتاب کی تحقیق، تخریج و تعلیق بڑی محنت سے لکھی، پھر اپنی اسی تحقیق کو قدرے اختصار کے ساتھ اردو زبان میں ڈھال لیا اور ساتھ ہی روایات و آثار کا ترجمہ بھی کر دیا، البتہ فوائد لکھنے کی غرض سے وہ جگہ خالی چھوڑتے جاتے تھے کہ بعد میں انھیں احاطہ تحریر میں لائیں گا، لیکن فوائد لکھنے کا موقع ہی میسر نہ آیا اور وفات پا گئے۔ إنا لله وإنا إليه راجعون.

راقم الحروف نے مکمل کتاب کی مراجعت، تصحیح و تنقیح اور مختصر فوائد بھی لکھ دیے ہیں۔ اب یہ اردو خواں طبقے کے لیے بھی مفید اور بہترین استفادے کا ذریعہ ہے۔

تنبیہ: شیخ محترم رحمہ اللہ نے جو عربی میں تحقیق فرمائی تھی، اس کی بھی تصحیح و تنقیح اور مراجعت مکمل ہو چکی ہے اور اب چھپنے کے مراحل میں ہے، یقیناً وہ اہل علم و طلبائے علم کے لیے از حد مفید ثابت ہو گی۔ ان شاء اللہ

میں محترم ابو محمد نصیر احمد کاشف، حافظ شیر محمد الاثری اور مولانا محمد سرور عاصم حفظہم اللہ کی خصوصی معاونت پر ان تمام احباب کا ممنون ہوں، اسی طرح جناب محمد قاسم بره زئی صاحب بھی شکریے کے مستحق ہیں جنھوں نے بڑی محنت سے کمپوزنگ کی۔

آخر میں اپنے مربی و استاذ محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی تمام کاوشوں کو قبول فرما کر ان کے لیے صدقہ جاریہ بنا دے اور انھیں جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین

ابو ظفیر محمد ندیم ظہیر

۲۲/۱۱/۲۰۱۷ء

أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الْأَوْحَدُ الْقُدْوَةُ الْعَلَّامَةُ مُفْتِي الْحَرَمِ الشَّرِيفِ مُحِبُّ الدِّينِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّبَرِيُّ ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ فِي السَّادِسِ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَجَبٍ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسِتِّينَ وَسِتِّمِائَةٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الصَّالِحُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُقَيَّرِ الْبَغْدَادِيُّ ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ لِسِتَّ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ جُمَادَى الْأُولَى مِنْ سَنَةِ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ وَسِتِّمِائَةٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّرِيفُ الْأَجَلُّ فَخْرُ الشَّرَفِ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبَّاسِيُّ الْمَكِّيُّ إِجَازَةً ، قَالَ: ثَنَا الشَّيْخُ أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ ابْنِ أَبِي يَزِيدَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ كَشْمَرْدٍ بِمَكَّةَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قِرَاءَةً عَلَيْنَا مِنْ لَفْظِهِ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو سَعِيدٍ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي عُمَرَ النَّوْقَانِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى سَنَةَ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ ، فَأَقَرَّ بِهِ ، وَقَالَ: نَعَمْ ، وَقَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو سُلَيْمَانَ حَمْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْخَطَّابِيُّ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْن مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ سَنَةَ تِسْعٍ وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ ، قَالَ:

ہاتھ چومنے سے متعلق جو (روایات) وارد ہیں

١) أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ، أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى ، حَدَّثَهُ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ وَذَكَرَ قِصَّةً قَالَ: فَدَنَوْنَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَبَّلْنَا يَدَهُ .

سیدنا عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے ،انھوں نے ایک قصہ بیان کیا (بعد

ازاں آپ نے) فرمایا: پھر ہم نبی کریم ﷺ کے قریب ہوئے تو ہم نے آپ کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

تحقیق وتخریج: **سنده ضعيف**

سنن أبي داود: 5223 واللفظ له ، 2647 مطولاً، سنن الترمذي:1716، سنن ابن ماجه: 3704، ابن الجارود:1050، مسند أحمد :2/ 58، 70، 86، 100، 110، 111-

فوائد: یہ روایت مختلف الفاظ کے ساتھ مذکورہ کتب میں موجود ہے، بعض میں ہاتھ چومنے کا ذکر ہے اور بعض میں نہیں، نیز امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: "**هذا حديث حسن**".

لیکن اس روایت کی سند یزید بن ابی زیاد الکوفی کے عندالجمہور ضعیف ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ یہ حدیث امام ابن الاعرابی نے امام ابوداود سے بیان کی، نیز یہ روایت اسی طرح معمولی اختلاف کے ساتھ سنن ابی داود (5223) میں موجود ہے۔ اس روایت میں یزید بن ابی زیاد کی سند سے ہاتھ چومنے کا ذکر صرف زہیر بن معاویہ، محمد بن فضیل بن غزوان، ابوعوانہ الوضاح بن عبداللہ الیشکری اور عبدالرحیم بن سلیمان نے کیا ہے۔ میرے علم کے مطابق ان کے علاوہ کسی اور راوی نے یہ قصہ ذکر نہیں کیا۔ ہاتھ کو بوسہ دینے سے متعلق صحیح روایات آگے آ رہی ہیں۔

۲) حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْه، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ ابْنِ غَزْوَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَبَّلَ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هُوَ وَأَصْحَابُهُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے اور آپ کے دیگر ساتھیوں نے نبی کریم ﷺ کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

تحقیق وتخریج: **سنده ضعيف**

مصنف ابن أبي شيبة 8/ 561-562، سنن ابن ماجه: 3704 - یزید بن ابی زیاد جمہور

محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔

نیز دیکھئے حدیث سابق:ا۔

ابو حامد سے مراد احمد بن محمد بن الشرقی الحافظ ہیں جو ثقہ مامون تھے۔ رحمہ اللہ

دیکھئے تاریخ بغداد: 4/ 246-247، میزان الاعتدال: 1/ 156، سیر اعلام النبلاء: 15/ 37-

۳) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدِ الْحَارِثِيُّ، إِمْلَاءً حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ أَصْحَابُهُ [كَأَنَّ] عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ، فَجَاءَ الْأَعْرَابُ فَسَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوا يُقَبِّلُونَ يَدَهُ، فَأَخَذْتُهَا وَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِي، فَإِذَا هِيَ أَطْيَبُ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ.

سیدنا اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، جبکہ آپ کے پاس صحابہ (اس طرح بیٹھے ہوئے) تھے گویا ان کے سروں پر پرندے (بیٹھے) ہوں، پھر اعرابی لوگ آئے تو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کیے۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو لوگ بھی کھڑے ہو گئے، پھر لوگ آپ کے ہاتھ کو بوسہ دینے لگے۔ میں نے بھی آپ کا ہاتھ تھام کر اپنے چہرے پر رکھا جو کہ مشک کستوری سے زیادہ معطر اور برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا۔

تحقیق وتخریج: حسن

اسے خطیب بغدادی نے کتاب الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع (1/ 190) میں بہت اختصار کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اس حدیث کے راوی ابوسعید عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور الحارثی جمہور کے نزدیک موثق ہونے کی وجہ سے صدوق حسن الحدیث ہیں۔ بہت سے ثقہ راویوں نے اس حدیث کے متن میں ہاتھ چومنے کا ذکر نہیں کیا۔ مثلاً: دیکھئے سنن الترمذي: 2038، سنن أبي داود: 3855، سنن ابن ماجه: 3436، صحيح ابن حبان: 6029، 6032، مستدرك الحاكم 198/4-199، 399-4001، مسند أحمد 278/4، مسند إسحاق بن راهويه: 923۔

اور یہ روایت بالکل صحیح ہے، اسے امام ترمذی نے "هَـذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" امام حاکم وذہبی نے علیٰ شرط الشیخین اور علامہ بوصیری نے "إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ" قرار دیا ہے، جبکہ ابوسعید الحارثی کی روایت حسن لذاتہ ہے۔ سعید بن عامر جمہور کے نزدیک موثق ہونے کی وجہ سے ثقہ وصدوق راوی ہیں، بلکہ تحقیق راجح میں اُن کی منفرد روایت بھی صحیح ہوتی ہے۔

فوائد:

① یہ علمی مجلس کے آداب میں سے ہے کہ اس میں بے جا حرکت اور گفتگو نہ کی جائے۔

② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے حد تکریم وتعظیم کرتے تھے۔

③ مجلس میں اہل علم سے سوال کرنا جائز ہے۔

④ تکریم کی غرض سے ہاتھ کو بوسہ دینا جائز ہے۔

⑤ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک خوشبودار اور ٹھنڈے تھے۔ سبحان اللہ

٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ رُوَيْزٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنَ الشَّامِ تَلَقَّاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ قَالَ: فَقَبَّلَ أَبُو عُبَيْدَةَ يَدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ [رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ]، فَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهَا سُنَّةٌ، ثُمَّ خَلَيَا فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ.

تمیم بن سلمہ (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ملک شام تشریف لائے تو سیدنا ابوعبیدہ (بن الجراح رضی اللہ عنہ) نے ان کا استقبال کیا۔

ابوعبیدہ نے عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہما) کا ہاتھ چوم لیا، جبکہ لوگ اسے سنت سمجھتے تھے، پھر وہ دونوں (لوگوں سے) علیحدہ ہو کر رونے لگے۔

تحقیق و تخریج: سندہ ضعیف

اسے بیہقی (السنن الکبریٰ 101/7) نے بھی روایت کیا ہے، اس سند میں تین وجہ ضعف ہیں:

۱: قتیبہ بن رویز (اگر تصحیف کاتب نہیں تو اس) کے حالات نہیں ملے بعض محققین کے نزدیک یہ قبیصہ بن عقبہ بن محمد ہے، واللہ اعلم۔ عبدالرزاق بن ہمام (ثقہ امام مدلس) نے اس کی متابعت کی ہے، لیکن یہ متابعت بھی ثوری کے تصریحِ سماع نہ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

۲: سفیان ثوری مدلس ہیں اور تصریحِ سماع موجود نہیں۔

۳: تمیم بن سلمہ کی سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں، لہٰذا اس سند میں انقطاع کا بھی شبہ ہے۔

۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ قَالَ: مَاقَدِمْتُ عَلَى أَبِي وَائِلٍ قَطُّ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا قَبَّلَ كَفِّي .

عاصم بن بہدلہ (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ میں جب بھی کسی سفر سے واپس ابووائل (شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ) کے پاس آتا تو وہ میری ہتھیلی کو بوسہ دیتے تھے۔

تحقیق و تخریج: سندہ حسن

فوائد:

① "الکفُّ: ہتھیلی (انگلیوں سمیت) ہاتھ کا اندرونی حصہ۔" (القاموس الوحید ص: ۱۴۱۵) بعض روایات میں مطلق ہاتھ کو بوسہ دینے کا ذکر ہے، لہٰذا ہاتھ کے اندرونی و بیرونی دونوں میں سے کسی بھی حصے کو بوسہ دیا جاسکتا ہے۔

② بہتر یہی ہے کہ جب کسی کو ایک مدت کے بعد ملا جائے تبھی بوسہ دیا جائے، روزانہ ملاقات

پر اس سے اجتناب کیا جائے۔

٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّائِغُ ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ: أَنَّهُ قَبَّلَ يَدَ خَيْثَمَةَ ، [قَالَ مَالِكٌ:] وَقَبَّلَ طَلْحَةُ يَدِي .

مالک بن مغول (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ طلحہ (بن مصرف رحمہ اللہ) نے خیثمہ (بن عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ) کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ مالک نے کہا: طلحہ نے میرے ہاتھ کو (بھی) بوسہ دیا۔

تحقیق و تخریج: صحیح

اسے محمد بن یحییٰ بن ابی عمر العدنی نے بھی سفیان (بن عیینہ) سے روایت کیا ہے۔
دیکھئے حدیث: ۹۔

نیز ابن سعد نے الطبقات الکبریٰ (287/6) میں يَحْيىٰ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ کی سند سے روایت کیا ہے اور ابن سعد کی سند صحیح ہے۔ نیز دیکھئے حدیث: ۱۰، ۱۱۔

محمد بن علی بن زید الصائغ المکی ثقہ ہیں۔ سير أعلام النبلاء 428/13۔

سعید بن منصور ثقہ امام ہیں، نیز سفیان سے مراد ابن عیینہ ہیں۔ رحمہم اللہ

۷) حَدَّثَنَا الصَّائِغُ ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: قَالَ لِي حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ رُبَّمَا فَعَلَهُ لِي سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ ، يَعْنِي يُقَبِّلُ يَدَهُ .

حسین (بن علی بن الولید) الجعفی (رحمہ اللہ) نے فرمایا: بعض اوقات سفیان بن عیینہ میرا ہاتھ چوم لیتے تھے۔

تحقیق و تخریج: سنده صحيح

الصائغ ۔ دیکھئے حدیث سابق: ۶ اور حسن بن علی بن محمد الہذلی الخلال ابو محمد ثقہ ثبت ہیں۔

۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، أَنَّ أَبَا

عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ: قَبَّلَ يَدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ قَدِمَ [من] الشَّامَ .

تمیم بن سلمہ (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح (رضی اللہ عنہ) نے سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو بوسہ دیا، جب وہ شام تشریف لائے تھے۔

تحقیق وتخریج: سنده ضعيف

دیکھئے حدیث سابق: ۴۔

۹) حَدَّثَنَا أَبُوْ جعفرٍ أَحْمَدُ بْنُ زِيَادٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ قَالَ: قَبَّلَ خَيْثَمَةُ يَدِي وَقَالَ مَالِكٌ: قَبَّلَ طَلْحَةُ يَدِي .

طلحہ (بن مصرف رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ خیثمہ (بن عبدالرحمٰن) نے میرے ہاتھ کو بوسہ دیا اور مالک (بن مغول رحمہ اللہ) نے فرمایا: طلحہ نے میرے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

تحقیق وتخریج: صحيح

دیکھئے احادیث: ۶، ۱۰، ۱۱، وسنده صحيح .

۱۰) حَدَّثَنَا سَكَنُ بْنُ نَافِعٍ الْبَاهِلِيُّ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، [عَنْ مَالِكِ] ابْنِ مِغْوَلٍ قَالَ: رَأَيْتُ خَيْثَمَةَ قَبَّلَ يَدَ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ .

مالک بن مغول (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا، خیثمہ نے طلحہ بن مصرف کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

تحقیق وتخریج: صحيح

دیکھئے احادیث: ۶، ۹، ۱۱۔

فوائد: ان تمام آثار سے واضح ہے کہ سلف صالحین اظہارِ عقیدت ومحبت کے لیے یا کسی فرحت ومسرت کے موقع پر ایک دوسرے کے ہاتھ کو بوسہ دے دیا کرتے تھے جس سے واضح ہوتا

کہ یہ عمل بالکل جائز ہے اور کبھی کبھار اس پر عمل پیرا ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْغَسَّانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَالْفِرْيَابِيُّ، جَمِيعًا عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ طَلْحَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى خَيْثَمَةَ، فَقَبَّلَ يَدِي، وَقَبَّلْتُ يَدَهُ، قَالَ وَكِيعٌ: إِنَّهَا صَلَحَتْ حِينَ قُبِّلَتْ لِلْآخِرَةِ، وَإِنَّهَا فَسَدَتْ حِينَ قُبِّلَتْ لِلدُّنْيَا.

طلحہ (بن مصرف رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ میں خیثمہ رحمہ اللہ کے پاس گیا تو انھوں نے میرے ہاتھ کو بوسہ دیا اور (پھر) میں نے ان کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

(اس روایت کے راوی امام) وکیع (بن الجراح) نے فرمایا: یہ کام صرف اسی وقت جائز ہے جب اخروی (فائدے کی) غرض سے کیا جائے اور اگر دنیاوی (فائدے) کے لیے بوسہ دیا جائے تو فاسد (ناجائز) ہے۔

تحقیق و تخریج: سنده صحيح

ابوعبدالرحمٰن محمد بن العباس بن الولید بن محمد بن عمر بن الدرفس الغسانی الدمشقی کے بارے میں حافظ ذہبی نے فرمایا: "الإمام الصالح الصادق". سير اعلام النبلاء (245/14)

احمد بن عبداللہ بن میمون، ابوالحسن ابن ابی الحواری ثقہ زاہد ہیں۔ تقريب التهذيب (61)

وکیع سے مراد ابن الجراح بن ملیح ہیں جو مشہور ثقہ امام ہیں اور فریابی سے مراد محمد بن یوسف الفریابی ثقہ امام ہیں۔

فوائد: ہاتھ کو بوسہ دینا جائز ہے۔ امام وکیع رحمہ اللہ کے قول سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ اپنے مسلمان بھائی سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہے اور اجر و ثواب کے حصول کے لیے کوشاں ہے تو بوسہ دینا بہتر ہے لیکن اگر مقصود دنیاوی غرض و غایت ہے اور بطور خوشامد بوسہ دیتا ہے تو یہ درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم

۱۲) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ [إِسْحَاقَ] الْحَمَّارُ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُرْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سَلَمَةَ،

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ ، عَنِ [ابْنِ غَنْمٍ] ، عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: لا يَصْلُحُ تَقْبِيلُ الْيَدِ إِلَّا لِلْإِمَامِ الْعَادِلِ وَالْوَالِدَيْنِ .

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عادل حکمران یا والدین کے سوا کسی شخص کا ہاتھ چومنا جائز نہیں۔

تحقیق وتخریج: سنده موضوع

اس سند کے راویوں کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے:

۱: ابو جعفر احمد بن موسیٰ بن اسحاق الحمار التمیمی الکوفی البزار رحمہ اللہ

حافظ ذہبی نے فرمایا: "الإمام المحدث الصدوق...... و ما علمت به بأسًا ، مات في شهر رمضان سنة ست و ثمانين و مائتين وهو في عشر التسعين . "

(سير اعلام النبلاء 376/13)

۲: عمر بن ابراہیم الکردی

امام دارقطنی نے اس کے بارے میں فرمایا: "يضع الأحاديث" وہ حدیثیں گھڑتا تھا۔

(سنن الدارقطني 5/3)

خطیب بغدادی نے فرمایا: " و كان غير ثقة ، يروي المناكير عن الأثبات"

(تاريخ بغداد 202/11)

نیز فرمایا: " ذاهب الحديث" تاريخ بغداد 452/5

۳: ولید بن سلمہ الأردنی

ابو حاتم الرازی نے فرمایا: " ذاهب الحديث" .

شعیب بن اسحاق نے کہا: اس اُمت کے دو کذاب ہیں: وھب بن وھب (ابو البختری القاضی) اور ولید بن سلمہ الأردنی۔ (الجرح والتعديل 6/9-7)

ابن حبان نے فرمایا: وہ حدیثیں گھڑ کر ثقہ راویوں کے ساتھ منسوب کر دیتا تھا۔

(المجروحين 80/3)

۴: عبادہ بن نسی رحمہ اللہ ثقہ تابعی۔

۵: عبدالرحمٰن بن غنم ثقہ، فقیہ اور امام ہیں۔

۱۳) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى الْحَمَّارُ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَصْلُحُ الْمَلَقُ إِلَّا لِلْوَالِدَيْنِ وَالْإِمَامِ الْعَادِلِ.))

امام زہری (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: والدین اور عادل حکمران کے سوا کسی کے لیے (لطف ومودت اور عجز) جائز نہیں۔

تحقیق وتخریج: سندہ موضوع

اس سند کے راویوں کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

۱: احمد بن موسیٰ الحمار: صدوق . دیکھئے حدیث: ۱۲۔

۲: عمر بن ابراہیم الکردی کذاب تھا، حدیثیں گھڑتا تھا۔ دیکھئے حدیث: ۱۲۔

۳: احمد بن عبداللہ؟

۴: امام محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن شہاب الزہری رحمہ اللہ ثقہ بالاجماع امام اور اوساطِ تابعین میں سے تھے، لہٰذا یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ سے بھی ضعیف ہی ہے۔

۱٤) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُرْدِيُّ، حَدَّثَنَا مِنْدَلٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْزُبَانَ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَقْبِيلُ الْمُسْلِمِ يَدَ أَخِيهِ الْمُصَافَحَةُ.))

سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کا اپنے بھائی کے ہاتھ کو بوسہ دینا مصافحہ ہے۔''

تحقیق وتخریج: سنده موضوع

اس روایت کے راویوں کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

۱: احمد بن موسیٰ الحمار: صدوق . دیکھئے حدیث:۱۲۔

۲: عمر بن ابراہیم الکردی: كذاب . دیکھئے حدیث:۱۲۔

۳: مندل بن علی العنزی: ضعيف مشهور .

۴: سعید بن مرزبان ابوسعد البقال: ضعيف مدلس .

۵: مقسم (متوفی 101ھ): صدوق .

۱۵) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ يَحْيَى الْمُزَنِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: صَافَحَنِي [أَبُو جَعْفَرٍ] ثُمَّ غَمَزَ يَدِي غَمْزًا رَقِيقًا، ثُمَّ قَالَ: [قَالَ] رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَذَا تَقْبِيلُ الْمُسْلِمِ يَدَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ.))

جابر (بن یزید الجعفی) سے روایت ہے کہ ابوجعفر (محمد بن علی الباقر) نے مجھ سے مصافحہ کیا، پھر میرے ہاتھ کو ہلکا سا جھٹکا دیا، پھر کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ مسلمان کا اپنے مسلمان بھائی کے ہاتھ کو بوسہ دینا ہے۔''

تحقیق وتخریج: سنده موضوع

اس روایت کے راویوں کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

۱: احمد بن اسحاق السعدی؟

۲: عمر بن ابراہیم الکردی: كذاب۔ دیکھئے حدیث:۱۲

۳: صباح بن یحییٰ المزنی: " متروك بل متهم ". (ميزان الاعتدال 306/2)

۴: جابر بن یزید الجعفی: " ضعفه الجمهور ". (مجمع الزوائد 43/5) و كان أيضًا.

۵: ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین الباقر: كان ثقة إمامًا من صغار التابعين رحمه الله.

۱۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا شَاذُّ بْنُ فَيَّاضٍ، حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَشْجَعَ يُقَالُ لَهُ زَاهِرُ بْنُ حِزَامٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ: كَانَ رَجُلًا بَدَوِيًّا، وَكَانَ لَا يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَتَاهُ بِطُرْفَةٍ أَوْ هَدِيَّةٍ يُهْدِيهَا لَهُ، فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ يَبِيعُ سِلْعَةً، وَلَمْ يَكُنْ أَتَاهُ، فَاحْتَضَنَهُ مِنْ وَرَائِهِ بِكَفَّيْهِ، فَالْتَفَتَ فَأَمَسَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَبَّلَ كَفَّيْهِ، فَقَالَ: ((مَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ؟)) قَالَ: إِذَنْ تَجِدُنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَاسِدًا قَالَ: ((وَلَكِنَّكَ عِنْدَ اللَّهِ رَبِيحٌ.))

زاہر بن حزام الاشجعی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، وہ بدو آدمی تھے اور جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو کوئی اچھی چیز یا ہدیہ آپ کے حضور پیش کرتے۔ (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دیکھا کہ وہ بازار میں سودا بیچ رہے ہیں اور (ابھی) آپ کے پاس حاضر نہیں ہوئے تھے۔ چنانچہ آپ نے ان کی پچھلی جانب سے آکر ان کی آنکھوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیے۔ انھوں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محسوس کر کے آپ کی دونوں ہتھیلیاں چوم لیں، تو آپ نے فرمایا: ”کون یہ غلام خریدتا ہے؟“ انھوں نے کہا: پھر تو آپ مجھے بہت سستا (نہ بکنے والا سودا) پائیں گے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”لیکن تم اللہ کے نزدیک بہت نفع بخش ہو۔“

تحقیق وتخریج: صحیح

اسے طبرانی نے علی بن عبدالعزیز کی سند سے روایت کیا ہے۔ (المعجم الکبیر 274/5)
نیز بزار نے دوسری سند کے ساتھ شاذ بن فیاض سے روایت کیا ہے۔

(دیکھئے کشف الاستار 271/3 ح 2734)

اس سند کے راویوں کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے:

۱: علی بن عبدالعزیز البغوی: صدوق .

۲: ابوعبیدہ شاذ (ہلال) بن فیاض الیشکری: صدوق حسن الحدیث .

۳: رافع بن سلمہ بن زیاد بن ابی الجعد الاشجعی: ثقة .

۴: سلمہ بن زیادہ بن ابی الجعد: ثقة .

۵: سالم بن ابی الجعد: ثقه مشهور .

اس حدیث کے صحیح شاہد کے لیے شمائل ترمذی (229 بتحقیقی) اور صحیح ابن حبان (الاحسان:5760) ملاحظہ کریں۔

فوائد:

① جمہور اہل علم کے نزدیک ظاہر بن حزام نہیں بلکہ ظاہر بن حرام ہے۔ رضی اللہ عنہ اور حافظ ابن ماکولا وغیرہ نے اسے ہی راجح قرار دیا ہے۔

② ہدیہ دینا اور لینا مسنون ہے، یہ آپس کی محبتوں میں اضافے کا بہترین ذریعہ ہے۔

③ اگر تنگ کرنا مقصود نہ ہو، جیسا کہ بعض حضرات کرتے بھی ہیں تو اچانک کسی کی آنکھوں پر ہاتھ رکھے جا سکتے ہیں بلکہ اس حدیث کی رُو سے مسنون بھی ہے اور یہ اظہار محبت کا ایک پہلو ہے۔

④ دل ازاری سے بچتے ہوئے ہلکا پھلکا مزاح شرعاً جائز ہے۔

⑤ بظاہر عام نظر آنے والا انسان اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت اہم ہو سکتا ہے، لہٰذا کسی کو بھی حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔

⑥ سیدنا ظاہر بن حرام رضی اللہ عنہ کی فضیلت بھی ثابت ہو رہی ہے۔

بَابُ قُبْلَةِ الْخَدِّ

رخسار کو بوسہ دینے کا بیان

۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ [عَنْ]، إِيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ [قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا نَضْرَةَ قَبَّلَ خَدَّ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ].

ایاس بن دغفل (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا، ابونضرہ نے حسن (بصری رحمہ اللہ) کے رخسار کو بوسہ دیا۔

تحقیق وتخریج: سنده صحيح

اسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ (المصنف 434/8)

ابن ابی شیبہ سے ابوداود (5221) نے اور ابوداود سے ابن الاعرابی وبیہقی (101/7 وقال: يعنی البصري رحمه الله تعالىٰ) نے روایت کیا ہے۔

اس سند کے راویوں کا تعارف درج ذیل ہے:

۱: ابوداود سلیمان بن الاشعث السجستانی رحمہ اللہ ثقہ امام مشہور، صاحب سنن ابی داود۔

۲: ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی رحمہ اللہ ثقہ امام مشہور، صاحب مصنف ابن ابی شیبہ۔

۳: معتمر بن سلیمان بن طرخان التیمی رحمہ اللہ ثقہ امام مشہور۔

۴: ایاس بن دغفل البصری ثقہ۔

۵: ابونضرہ بن مالک بن قطعہ البصری ثقہ۔

۶: الحسن البصری رحمہ اللہ ثقہ امام مشہور......و كان يدلّس ولكن روايته عن سمرة بن جندب ﷺ صحيحة، سواءً عنعن أو صرح بالسماع لأنه كان يروي من كتاب سمرة والرواية عن الكتاب صحيحة مالم يثبت الجرح.

سنن ابی داود کے بعض نسخوں میں "الحسن رضي الله عنه " اور بعض میں " الحسن ابن علي عليهما السلام" لکھا ہوا ہے اور یہ غلط ہے۔

۱۸) [حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ] ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ ، [عَنْ أَبِيهِ]، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ ، فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَهَا حُمَّى ، فَأَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ؟ وَقَبَّلَ خَدَّهَا .

سیدنا براء (بن عازب رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پہلی دفعہ مدینہ تشریف لائے تو میں ان کے ساتھ گھر میں داخل ہوا، ان کی بیٹی عائشہ (رضی اللہ عنہا) لیٹی ہوئی تھیں انھیں بخار تھا، چنانچہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اُن کے پاس آئے تو کہا: اے بیٹی! تو (اب) کیسی ہے؟ اور انھوں نے ان (عائشہ رضی اللہ عنہا) کے رخسار کو بوسہ دیا۔

تحقیق وتخریج: صحیح

اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔ (سنن أبي داود :5222)

اور ابو داود سے ابن الاعرابی اور بیہقی (101/7) نے روایت کیا ہے، نیز امام بخاری نے بھی اسے صحیح بخاری (82/5 ح3918) میں بیان کیا ہے۔ ابواسحاق السبیعی نے صحیح بخاری میں سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔

فوائد:

① اولاد کے ساتھ شفقت والا معاملہ رکھنا بالخصوص جب وہ بیمار ہو تو دیکھ بھال پہلے سے بھی زیادہ کرنی چاہیے۔

② ہاتھ اور پیشانی کی طرح رخسار کو بوسہ دینا بھی جائز ہے، جیسا کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کو دیا اور ابونضرہ نے جلیل القدر تابعی حسن بصری رحمہ اللہ کو رخسار پر ہی بوسہ دیا تھا۔ ہمارے علم کے مطابق اس کی مخالفت ثابت نہیں۔ واللہ اعلم

بَابُ قُبْلَةِ الْفَمِ

منہ پر بوسہ دینے کا بیان

١٩) حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوْ غَزْوٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ ثَنَّى بِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، ثُمَّ بِأَزْوَاجِهِ قَالَ: فَتَلَقَّتْهُ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَاعْتَنَقَتْهُ، فَجَعَلَتْ تَلْثُمُ فَاهُ وَعَيْنَيْهِ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ أَبَاكِ بِأَمْرٍ لا يَبْقَي بِبَيْتِ مَدَرٍ وَلَا شَعَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهِ عِزًّا أَوْ ذُلًّا حَتَّى يَبْلُغَ حَيْثُ بَلَغَ)).

سیدنا ابوثعلبہ الخشنی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر یا جہادی مہم سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعتیں پڑھتے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے، پھر اپنی ازواج کے ہاں جاتے۔ (راوی نے) کہا: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے ملاقات کی تو آپ کے گلے سے لگ گئیں، پھر انھوں نے آپ کے منہ اور آنکھوں کو بوسہ دیا۔

آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ نے تیرے باپ کو ایسے دین کے ساتھ بھیجا ہے کہ کوئی گھر یا خیمہ باقی نہیں رہے گا جہاں یہ دین خوشی یا طاقت کے ساتھ داخل نہ ہو حتیٰ کہ وہاں تک پہنچ جائے گا جہاں اسے پہنچنا ہے۔''

تحقیق وتخریج: **سندہ ضعیف**

اسے عقیلی (کتاب الضعفاء 351/3) اور حاکم (المستدرک 155/3) نے یزید بن سنان

الرہاوی کی سند سے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا: " هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ " .

اس پر حافظ ذہبی نے ان کا تعاقب کرتے ہوئے فرمایا: یزید بن سنان الرہاوی کو احمد وغیرہ نے ضعیف کہا ہے اور عقبہ (بن یریم) مجہول ہے، اس کا کوئی اتا پتا نہیں۔

اس سند کے راویوں کا مختصر اور جامع تذکرہ درج ذیل ہے:

۱: أبــو جعفر محمد بن عبد الله بن سليمان الحضرمي رحمه الله ثقة إمام المعروف بمطين .

۲: إبراهيم بن سعيد الجوهري ثقة.

۳: يزيد بن سنان أبو فروه الرهاوي ضعفه الجمهور .

۴: عقبه بن يريم و ثقه ابن حبان و الحاكم و ضعفه العقيلي و قال البخاري: " في صحة خبره نظر" التاريخ الكبير 436/6۔

۵: ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ صحابی مشہور۔

۲۰) حَـدَّثَـنَـا زَيْـدُ بْـنُ إِسْمَاعِيلَ الصَّائِغُ ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، حَـدَّثَـنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، أَخْبَرَنِي يَزِيدُ النَّحْوِيُّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ رَسُـولَ الـلّـهِ صَـلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ مَغَازِيْهِ قَبَّلَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا .

عکرمہ (رحمہ اللہ، تابعی) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جہادی مہمات سے واپس تشریف لاتے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بوسہ دیتے تھے۔

تحقیق و تخریج: سنده ضعيف

اسے ابن ابی شیبہ (4/407-408) نے بھی زید بن الحباب رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے۔

اس سند کے تمام راوی ثقہ وصدوق ہیں، لیکن یہ روایت مرسل ہے اور مرسل (منقطع) ضعیف ہوتی ہے، نیز دیکھئے احادیث: ۲۱، ۴۰۔

اس سند کے راویوں کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے:

۱: زيد بن إسماعيل الصائغ البغدادي: صدوق.

۲: زيد بن الحباب: ثقة صدوق و ثقه الجمهور.

۳: حسين بن واقد المروزی: ثقة و صدوق.

۴: يزيد بن ابی سعيد النحوي: ثقة.

۵: عكرمة مولىٰ ابن عباس: ثقة صدوق.

۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ إِسْحَاقَ الصَّوَّافُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَرَابَةُ السُّدِّيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَي بْنُ وَاضِحٍ أَبُو تُمَيْلَةَ، حَدَّثَنِي حُسَيْنُ ابْنُ وَاقِدٍ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ مَغَازِيهِ قَبَّلَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا.

عکرمہ (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جہاد سے واپس آتے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بوسہ دیتے تھے۔

تحقیق وتخریج: **سنده ضعيف**

اس سند کے راویوں کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

۱: إبراهيم بن إسحاق الصواف: ثقة.

۲: إسماعيل بن مسلم، قرابة السدي؟

۳: يحيى بن واضح أبو تميلة: ثقة.

۴: حسين بن واقد. دیکھئے حدیث سابق: ۲۰۔

۵: يزيد النحوي. دیکھئے حدیث سابق: ۲۰۔

۶: عكرمة. دیکھئے حدیث سابق: ۲۰۔

۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَي بْنُ أَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

الْـحَـارِثِ بْـنِ هِشَـامٍ ، أَنَّ خَـالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ: اسْتَشَارَ أُخْتَهُ فِي شَيْءٍ ، فَأَشَارَتْ عَلَيْهِ ، فَقَبَّلَ فَاهَا .

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن الحارث بن ہشام (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ خالد بن الولید (رضی اللہ عنہ) نے کسی چیز کے بارے میں اپنی بہن سے مشورہ طلب کیا تو انھوں نے مشورہ دیا، پھر خالد نے اپنی بہن کے منہ کو بوسہ دیا۔

تحقیق وتخریج: سنده ضعيف

ابن ابی شیبہ (4/408) نے بھی اسے الفضل بن دکین الکوفی سے روایت کیا ہے۔

اس سند کے راویوں کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

۱: يحيىٰ بن أبي طالب: حسن الحديث وثقه الجمهور .

۲: أبو نعيم الفضل بن دكين الكوفى رحمه الله: ثقة إمام .

۳: عبد الواحد بن أيمن: صدوق لابأس به .

تنبیہ: مصنف ابن ابی شیبہ میں غلطی سے عبدالواحد بن انس چھپ گیا ہے۔

۴: أبو بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام رحمه الله: ثقة تابعي .

سیدنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن کی ملاقات میں نظر ہے اور یہ روایت اس وجہ سے ضعیف ہے۔

بَابُ قُبْلَةِ الْبُطْنِ وَالْجَسَدِ

پیٹ اور جسم کو بوسہ دینے کا بیان

۲۳) حَـدَّثَـنَـا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ ، حَدَّثَنَا [عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ]، قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ [حُصَيْنٍ] ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَي ، عَـنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ: رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ

الْقَوْمَ، وَكَانَ فِيهِ مِزَاحٌ [بَيْنَا] يُضْحِكُهُمْ، [فَطَعَنَهُ] النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُودٍ، فَقَالَ: أَصْبِرْنِي قَالَ: ((اصْطَبِرْ)) قَالَ: إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا، وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيصٌ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِيصِهِ، فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ قَالَ: إِنَّمَا أَرَدْتُ هَذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ.

اسید بن حضیر ایک انصاری صحابی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک دن وہ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے، ان کی طبیعت میں مزاح تھا۔ وہ لوگوں کو ہنسا رہے تھے کہ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کوکھ میں ایک چھڑی چبھوئی تو انھوں نے کہا: آپ مجھے بدلہ دیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''بدلہ لے لو۔''
انھوں نے کہا: آپ نے قمیص پہن رکھی ہے، جبکہ میری قمیص نہیں ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص اٹھائی تو وہ آپ سے لپٹ گئے اور آپ کی کوکھ (پہلو) کو چومنے لگے۔ انھوں نے کہا: یارسول اللہ! میرا تو محض یہی ارادہ تھا۔

تحقیق وتخریج: صحیح

اسے ابو داود (5224) نے روایت کیا ہے اور ان سے ابن الاعرابی اور بیہقی (102/7) دونوں نے بیان کیا، نیز اسے طبرانی المعجم الکبیر (205/1-206) حاکم (288/3-289) اور ان سے بیہقی (49/8) نے روایت کیا ہے۔

حاکم نے فرمایا: " صحيح الإسناد" اورذہبی نے فرمایا: " صحيح ".

مستدرک الحاکم میں يحيىٰ بن المغيرة السعدي عن جرير عن حصين کی سند میں "عبد الرحمٰن بن أبي ليلىٰ عن أبيه......" ہے اور ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ صحابی تھے، لہٰذا یہ سند صحیح ہے۔

فوائد:

① خوش طبعی اور ہلکا پھلکا مزاح جائز ہے۔

② نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی لاٹھی چبھونا، سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کی طبیعت کے مطابق تھا جس

میں محبت کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے۔

③ نبی کریم ﷺ اعلیٰ اخلاق کے حامل تھے کہ فوراً بدلہ دینے کو تیار ہوگئے۔ سبحان اللہ

④ پیٹ کو بوسہ دینا جائز ہے، کیونکہ آپ ﷺ نے اس سے قطعاً منع نہیں کیا اور نہ کسی قسم کی ناگواری کا اظہار ہی فرمایا۔

۲۴) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيْصٌ فَطَعَنَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، يُقَالُ لَهُ: سَوَّادُ بْنُ عَمْرٍو، [بعصا] أَوْ بِشَيْءٍ كَانَ فِي يَدِهِ، فَقَالَ: ((أَلَمْ أَقُلْ لَكَ؟))، فَوَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَي بَطْنِهِ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَوْجَعْتَنِي، أَقِدْنِي، فَرَفَعَ قَمِيصَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي طَعَنَهُ فِي مِثْلِهِ، فَقَبَّلَهُ الرَّجُلُ.

حسن (بصری رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قمیص پہن رکھی تھی، پھر آپ نے ایک انصاری صحابی سواد بن عمرو کو لاٹھی چبھوئی یا جو چیز آپ کے ہاتھ میں تھی پھر فرمایا: ''کیا میں نے تجھے نہیں کہا تھا؟'' اس آدمی نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ دیا اور کہا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے درد میں مبتلا کر دیا ہے، آپ مجھے بدلہ لینے دیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی قمیص اٹھائی حتیٰ کہ وہ جگہ ننگی کر دی جہاں پر اس شخص کو (لاٹھی یا چھڑی) چبھوئی تھی، تو اس نے وہ جگہ چوم لی۔

تحقیق وتخریج: سندہ ضعیف

اس سند میں کئی علتیں ہیں، مثلاً:

ا: سند مرسل ہے۔

۲: سفیان بن عیینہ مدلس ہیں اور یہ سند عن سے ہے۔

۲۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَأْنَا عَلَى

عَبْدِالرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَجُلًا مُخْتَضِبًا بِالصُّفْرَةِ، وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرِيدَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((حُطَّ حُطَّ وَرْسٌ)) قَالَ: فَطَعَنَ بِالْجَرِيدَةِ فِي بَطْنِ الرَّجُلِ قَالَ: ((أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هَذَا؟)) فَأَثَّرَ فِي بَطْنِهِ أَدْمَاهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: الْقَوَدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ النَّاسُ: مِنْ رَسُولِ اللَّهِ يَقْتَصُّ، فَقَالَ: مَا لِبَشْرَةِ أَحَدٍ فَضْلٌ عَلَى بَشْرَتِي قَالَ: فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهِ ثُمَّ قَالَ: ((اقْتَصَّ)) فَقَبَّلَ الرَّجُلُ بَطْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: أَدَعُهَا لَعَلَّكَ [أَنْ] تَشْفَعَ لِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حسن (بصری رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک آدمی سے ملے، جس نے زرد رنگ (زعفران) لگا رکھا تھا، بلکہ نبی کریم ﷺ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک ٹہنی تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مٹادو، زعفران مٹادو۔'' پھر آپ نے کھجور کی ٹہنی اس آدمی کے پیٹ میں چبھو دی اور فرمایا: ''کیا میں نے تجھے اس سے منع نہیں کیا تھا؟'' اس ٹہنی نے اس شخص کے پیٹ پر اثر کیا اور اس کا خون بہنے لگا۔ اس آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! بدلہ دیں۔ لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے بدلہ لیتے ہو؟ تو اس نے کہا: کسی کے جسم کے مقابلے میں میرا جسم فالتو نہیں۔ پھر نبی ﷺ نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھایا اور فرمایا: ''بدلہ لے لو۔'' تو اس آدمی نے نبی ﷺ کا پیٹ چوم لیا اور کہا: میں یہ بدلہ چھوڑ دیتا ہوں تاکہ آپ قیامت کے دن میری سفارش فرمائیں۔

تحقیق وتخریج: **سندہ ضعیف**

اس سند میں وجۂ ضعف تین ہیں:

۱: سند مرسل ہے۔

۲: رجل مجہول ہے۔

۳: عبدالرزاق بن ہمام مدلس ہیں اور یہ سند عن سے ہے۔

نیز دیکھئے حدیث سابق: ۲۴۔

بَابُ قُبْلَةِ السُّرَّةِ

ناف کو بوسہ دینے کا بیان

۲۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ [عُمَيْرِ] بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ ، فَلَقِيَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ: جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ ، اكْشِفْ لِي عَنْ بَطْنِكَ حَتَّى أُقَبِّلَ الْمَوْضِعَ الَّذِي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُهُ ، فَكَشَفَ عَنْ بَطْنِهِ فَقَبَّلَ سُرَّتَهُ .

عمیر بن اسحاق (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ میں سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینے کے بعض راستوں پر جا رہا تھا کہ انھیں سیدنا ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) ملے تو ان سے کہا: اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کر دے، آپ اپنے پیٹ کا وہ حصہ ننگا کریں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ دیتے تھے۔ آپ نے اپنی ناف ننگی کی تو سیدنا ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے اسے چوم لیا۔

تحقیق وتخریج: حسن

احمد (493,488,427,255/2) ابن حبان (6926) اور حاکم (168/3) وغیرہم نے اسے ابن عون کی سند سے روایت کیا ہے اور حاکم وذہبی دونوں نے شیخین (بخاری ومسلم) کی شرط

پر اسے صحیح قرار دیا ہے۔

تنبیہ: محمد بن ابی عدی اور اسماعیل بن علیہ وغیرہم نے شریک القاضی کی متابعت کر رکھی ہے۔

فوائد:

① ناف ستر میں سے نہیں ہے۔

② ناف پر بوسہ دینا جائز ہے۔

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے بہت محبت کرتے تھے۔

④ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو بوسہ نبی کریم ﷺ کی اتباع اور محبت میں دیا۔

میت کو بوسہ دینے کا بیان

۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، وَأَبُو عَاصِمٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ ابْنَ مَظْعُونٍ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، حَتَّى رَأَيْتُ الدُّمُوعَ تَجْرِي عَلَى خَدِّهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا، رسول اللہ ﷺ نے (سیدنا عثمان) ابن مظعون (رضی اللہ عنہ) کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور میں نے دیکھا کہ آپ کے رخسار پر آنسو بہہ رہے تھے۔

تحقیق وتخریج: سندہ ضعیف

اسے ابو داود (3163) ترمذی (989) ابن ماجہ (1456) احمد (206,55,43/6) اور حاکم (190/3) وغیرہم نے سفیان ثوری (ثقہ مدلس) سے روایت کیا ہے۔

مسند ابی داود الطیالسی (1424،1415) اور حلیۃ الاولیاء لابی نعیم (106/1) میں قیس بن ربیع (ضعیف راوی) نے ان کی متابعت کی ہے۔

ترمذی نے اس روایت کو ''حسن صحیح'' اور حاکم نے ''صحیح الإسناد'' کہا۔

یہ روایت دو وجہ سے ضعیف ہے:

۱: عاصم بن عبیداللہ جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔ (مجمع الزوائد 150/8)

۲: سفیان ثوری مدلس ہیں اور یہ سند عن سے ہے۔

قیس بن ربیع ضعیف کی متابعت کی کوئی حیثیت نہیں، نیز اس کا بھی امکان ہے کہ سفیان ثوری نے قیس بن ربیع سے تدلیس کر رکھی ہو۔ واللہ اعلم

۲۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ [بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ]، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ وَقَبَّلَهُ، ثُمَّ بَكَى حَتَّى رَأَيْتُ الدُّمُوعَ تَسِيلُ عَلَى وَجْنَتِهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عثمان بن مظعون (رضی اللہ عنہ) کے گھر تشریف لائے، جبکہ وہ (عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ) فوت ہو چکے تھے، آپ ان پر جھک گئے اور انھیں بوسہ دیا، پھر رونے لگے حتیٰ کہ میں نے آپ کے آنسو آپ کے رخساروں پر بہتے دیکھے۔

تحقیق وتخریج: سندہ ضعیف

دیکھئے حدیث سابق: ۲۷۔

۲۹) أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ أَبِي يَوْمَ أُحُدٍ؛ أَتَيْتُهُ وَهُوَ مُسَجًّى فَجَعَلْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ

أُقَبِّلُهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَانِي وَلَمْ يَنْهَنِي .

سیدنا جابر (بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ جب اُحد والے دن میرے والد قتل (شہید) ہوئے (تو) میں اُن کے پاس آیا، وہ (کپڑے میں) لپٹے ہوئے تھے، پھر میں نے آپ کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر انھیں بوسہ دیا اور نبی کریم ﷺ مجھے دیکھ رہے تھے اور آپ نے مجھے منع نہیں کیا۔

تحقیق وتخریج: **سنده ضعيف**

اس سند میں وجہ ضعف دو ہیں:

۱: ابواسحاق اسماعیل بن مسلم المکی البصری جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔

(دیکھئے تحفة الأقوياء ص14)

۲: ابوالزبیر محمد بن مسلم بن تدرس المکی رحمہ اللہ ثقہ مدلس تھے اور یہ سند عن سے ہے۔ اُصولِ حدیث کا مشہور مسئلہ ہے کہ مدلس کی عن والی روایت ضعیف ہوتی ہے، اِلا یہ کہ تخصیص کی کوئی دلیل موجود ہو۔

۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَي بْنُ [أَبِي] مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ النَّاسَ، فَمَضَى حَتَّى أَتَى الْبَيْتَ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ بَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ بُرْدَ حِبَرَةٍ كَانَ مُسَجًّى، فَنَظَرَ [إِلٰى] وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَبَدًا .

سیدنا (عبد اللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسجد میں

داخل ہوئے، جبکہ سیدنا عمر (رضی اللہ عنہ) لوگوں سے باتیں کر رہے تھے، پھر وہ چلے حتیٰ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس گھر میں آئے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تھے۔ انھوں نے آپ کے چہرۂ مبارک سے وہ سرخ چادر ہٹائی جو آپ کے اوپر تھی، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا دیدار کیا اور جھک کر اسے بوسہ دیا، پھر فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ آپ پر دو موتیں کبھی جمع نہیں کرے گا۔

تحقیق و تخریج: سندہ صحیح

اسے امام احمد بن حنبل (1/334 ح 3090) نے بھی امام عبدالرزاق سے بیان کیا ہے۔
نیز یہ حدیث امام زہری نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے بھی بیان کی ہے۔ دیکھئے صحیح البخاري (1241)

اور یہ دونوں سندیں صحیح ہیں۔

فوائد:

① نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں ہوئی تھی۔

② امام ابن الاعرابی رحمہ اللہ یہ روایت اس باب میں نقل کر کے ثابت کر رہے ہیں کہ میت کو بوسہ دیا جا سکتا ہے۔

③ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عمل پر جمیع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اتفاق ہے۔

④ اس روایت میں ان لوگوں کا رد بھی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے منکر ہیں۔

۳۱) حَدَّثَنَا الدَّبَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ، أَنَّ [أَبَا بَكْرٍ] الصِّدِّيقَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ: أَتَى الْبَيْتَ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ بُرْدَ حِبَرَةٍ، فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ.

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن (بن عوف رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ (عبداللہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کا بیان ہے کہ ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) اس گھر میں آئے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تھے، پھر انھوں نے آپ کے چہرۂ مبارک سے سرخ چادر ہٹائی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا دیدار کیا، پھر آپ پر جھک کر آپ کو بوسہ دیا۔

تحقیق وتخریج: صحیح

دیکھئے حدیث سابق: ۳۰۔

۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَي بْنُ [أَبِي] مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: جَاءَ بَعْدَ مَا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ، ثُمَّ قَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، مَا أَطْيَبَ حَيَاتَكَ، وَأَطْيَبَ مَمَاتَكَ .

امام زہری (رحمہ اللہ، تابعی) سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ پر جھک کر آپ کو بوسہ دیا، پھر فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ زندگی میں بھی کتنے زیادہ پاک تھے اور وفات کے بعد بھی کتنے زیادہ پاک ہیں۔

تحقیق وتخریج: سندہ ضعیف

اس سند میں امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ ہیں، جنھوں نے سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا اور نہ وفاتِ نبوی کے وقت ہی موجود تھے، بلکہ بہت بعد میں پیدا ہوئے تھے، لہٰذا یہ سند منقطع ہے اور منقطع روایت ضعیف ہوتی ہے، علاوہ ازیں اسماعیل بن ابی خالد ثقہ مدلس ہیں اور یہ سند عن سے ہے۔

۳۳) أَخْبَرَنَا يَحْيَي بْنُ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، أَخْبَرَنَا

إِسْمَاعِيلُ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: سُئِلَ الْحَسَنُ عَنِ الرَّجُلِ يَقْدُمُ مِنَ الْغَيْبَةِ، أَوْ يَمْرَضُ بَعْضُ قَرَابَتِهِ فَيَخْشَى أَنْ يَمُوتَ فَقَبَّلَهُ، قَالَ: مَا أَرَى بِهِ بَأْسًا.

اسماعیل بن مسلم (المکی البصری) سے روایت ہے کہ حسن (بصری رحمہ اللہ) سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو سفر سے واپس آتا ہے یا اس کے رشتے داروں میں سے کوئی بیمار ہو جائے جس کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو (کیا) اسے بوسہ دیا جا سکتا ہے؟ انھوں نے کہا: میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں۔

تحقیق وتخریج: **سندہ ضعیف**

اسماعیل بن مسلم المکی ضعیف راوی ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۲۹۔

۳۴) أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَسْرًا، لا يَلْقَى أَحَدُهُمْ أَخَاهُ لَيْلَةً، فَإِذَا لَقِيَهُ بَشَّ بِهِ، وَأَخَذَ بِيَدِهِ، فَلَوْلا الْحَيَاءُ مِنَ النَّاسِ لَقَبَّلَهُ.

اسماعیل بن مسلم (المکی البصری) سے روایت ہے کہ حسن (بصری رحمہ اللہ) نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ تنگ دست تھے، ان میں سے کوئی بھی رات کو اپنے بھائی سے ملاقات نہیں کرتا تھا، پھر جب اس سے ملاقات ہوتی تو وہ بڑی خندہ پیشانی سے ملتے اور اپنے بھائی کا ہاتھ (پیار سے) پکڑ لیتے، پھر اگر لوگوں کا حیا نہ ہوتا تو اسے بوسہ (بھی) دے دیتے۔

تحقیق وتخریج: **سندہ ضعیف**

اسماعیل بن مسلم المکی کے ضعف کے لیے دیکھئے احادیث: ۲۹، ۳۳۔

بَابُ قُبْلَةِ الشَّيْءِ يَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

جس چیز کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے چھوا، اسے بوسہ دینے کا بیان

۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ هُوَ مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ التَّبُوذَكِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، أَنَّ أَنَسًا: دَفَعَ إِلَى أَبِي الْعَالِيَةِ تُفَّاحَةً، فَجَعَلَهَا فِي كَفِّهِ، وَجَعَلَ يَمْسَحُهَا وَيُقَبِّلُهَا، وَيَمْسَحُهَا بِوَجْهِهِ وَقَالَ: تُفَّاحَةٌ مَسَّتْ كَفًّا مَسَّ كَفَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ثابت (بن اسلم البنانی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ انس (بن مالک رضی اللہ عنہ) نے ابوالعالیہ (الریاحی رحمہ اللہ) کو ایک سیب دیا تو وہ اسے اپنی ہتھیلی پر رکھ کر اس پر ہاتھ پھیرنے لگے، اسے بوسہ دینے لگے اور اپنے چہرے پر لگانے لگے اور فرمایا: اس سیب کو اس ہاتھ نے چھوا ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ چھوا تھا۔

تحقیق وتخریج: سنده صحيح

تفرد به .

فوائد:

① اہل اسلام واہل ایمان کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے ساتھ عقیدت ومحبت بے مثال ہے، ابوالعالیہ رحمہ اللہ نے اسی عقیدت ومحبت کا اظہار فرمایا ہے۔

② اس روایت میں ان نام نہاد سنیوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بطور حقارت منشی جیسے القابات دیتے ہیں، جبکہ سلف صالحین تو اس سیب سے بھی محبت وعقیدت رکھتے تھے جو بالواسطہ ان تک پہنچا، ان ہستیوں کے کیا کہنے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ چلیں۔ رضی اللہ عنہم

۳۶) حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُجَاشِعِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ [وَزِيْنٍ] قَالَ: دَخَلْنَا عَلَي سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ نَعُودُهُ، فَأَخْرَجَ إِلَيْنَا يَدَهُ ضَخْمَةً كَأَنَّهَا خُفُّ بَعِيرٍ، فَقَالَ: إِنِّي بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي هَذِهِ .قَالَ: فَأَخَذْنَاهَا فَقَبَّلْنَاهَا .

عبدالرحمٰن بن زید (یا ابن رزین رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ ہم سلمہ بن اکوع (رضی اللہ عنہ) کے پاس بیمار پرسی کے لیے گئے تو انھوں نے ہمیں اپنا ہاتھ دکھایا جو بڑا تھا، گویا کہ اونٹ کا پاؤں ہو، پھر فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کی بیعت اس ہاتھ کے ساتھ کی تھی۔ چنانچہ ہم نے اس ہاتھ کو پکڑ کر اسے بوسہ دے دیا۔

تحقیق وتخریج: حسن

اسے ابن سعد نے طبقات کبریٰ (306/4 ووقع عنده: "عكاف" وهو خطأ) میں سعید بن منصور سے روایت کیا ہے، نیز احمد (4/54-55) اور بخاری (الادب المفرد: 973) نے عطاف بن خالد المخزومی کی سند سے بیان کیا ہے۔

راویوں کا مختصر وجامع تعارف درج ذیل ہے:

۱: عبدالرحمٰن بن زید یا رزین: صدوق حسن الحدیث ہیں۔

انھیں حافظ ابن حبان (82/5) نے ثقہ اور حافظ ابن حجر نے صدوق کہا ہے۔ (التقریب: 3859)

۲: عطاف بن خالد، انھیں جمہور نے ثقہ وصدوق قرار دیا ہے، لہٰذا وہ حسن الحدیث ہیں۔

۳: سعید بن منصور ثقہ امام ہیں۔

۴: حسان بن حسن المجاشعی کی توثیق نہیں ملی، لیکن وہ اس روایت میں منفرد نہیں، بلکہ کئی متابع ہیں۔

۳۷) حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ،

حَدَّثَنَا حَيَّانُ أَبُو النَّضْرِ قَالَ: قَالَ لِي وَاثِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ: قُدْنِي إِلَي يَزِيدَ ابْنِ الْأَسْوَدِ، فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّهُ اَلَمٌّ بِهِ، فَقُدْتُهُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ، قُلْتُ: إِنَّهُ ثَقِيلٌ قَدْ وُجِّهَ وَذَهَبَ عَقْلُهُ، فَقَالَ: نَادُوهُ، فَقُلْتُ: هَذَا أَخُوكَ وَاثِلَةُ قَالَ: أَظُنُّ شَبَابَةَ قَالَ: فَلَمَّا سَمِعَ أَنَّ وَاثِلَةَ قَدْ جَاءَهُ قَالَ: فَرَأَيْتُهُ يَلْتَمِسُ بِيَدِهِ، فَعَرَفْتُ مَا يُرِيدُ، فَأَخَذْتُ كَفَّ وَاثِلَةَ فَجَعَلْتُهَا فِي يَدِهِ، قَالَ: فَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَفَّهُ وَيَضَعُهَا مَرَّةً عَلَى فُؤَادِهِ، وَمَرَّةً عَلَي وَجْهِهِ، وَعَلَي فِيهِ، وَإِنَّمَا أَرَادَ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ مَوْضِعَ يَدِ وَاثِلَةَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

حیان ابوالنضر (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ واثلہ بن اسقع (رضی اللہ عنہ) نے مجھ سے فرمایا: مجھے یزید بن اسود (رحمہ اللہ) کے پاس لے جاؤ، کیونکہ مجھے پتا چلا ہے کہ وہ بیمار ہیں، چنانچہ میں آپ کو لے گیا تو جب اُن (یزید بن اسود رحمہ اللہ) کے پاس پہنچے، میں نے کہا: وہ سخت بیمار ہیں، ان کا چہرہ قبلہ رُخ کر دیا گیا ہے اور ان کی عقل زائل ہو چکی تھی۔ انھوں نے فرمایا: انھیں (یزید بن اسود رحمہ اللہ) کو آواز دیں، پھر میں نے کہا: یہ آپ کے بھائی واثلہ (آئے) ہیں۔ جب انھوں نے سنا کہ واثلہ آئے ہیں تو میں نے دیکھا کہ وہ آپ کا ہاتھ تلاش کر رہے تھے، پھر وہ آپ کے ہاتھ کو چومنے لگے اور کبھی اسے اپنے دل پر رکھتے، کبھی چہرے پر اور کبھی اپنے منہ پر رکھتے تھے۔ انھوں نے یہ کام اس لیے کیا تھا کہ واثلہ کے ہاتھ نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کو چھوا تھا۔

تحقیق وتخریج: سندہ صحیح

اسے احمد (4/106) ابن حبان (الاحسان: 632-634) حاکم (4/240 وصححه ووافقه الذهبي) اور طبرانی (المعجم الکبیر 22/87 ح 210) وغیرہم نے ہشام بن غاز کی سند

سے مختصر و مفصل بیان کیا ہے۔

حیان ابوالنضر الاسدی ثقہ ہیں، انھیں ابن معین وغیرہ نے ثقہ قرار دیا ہے اور باقی سند صحیح ہے۔

آنکھوں کے درمیان بوسہ دینے کا بیان

۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ، وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

امام شعبی (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جعفر بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) سے ملاقات کی تو انھیں سینے سے لگالیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

تحقیق وتخریج: سندہ ضعیف

اسے ابوداود (5220) ابن ابی شیبہ (106/12) اور ابن سعد (4/34-35) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ یہ روایت مرسل یعنی منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

۳۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَجْلَحِ الْكِنْدِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ: لَمَّا قَدِمَ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ تَلَقَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ، [فَخَجِلَ]، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا هَذَا؟)) قَالَ لَهُ: إِنَّ النَّجَاشِيَّ إِذَا أَكْرَمَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ مَمْلَكَتِهِ فَعَلَ هَذَا.

امام شعبی (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ جب جعفر بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) سر

زمینِ حبشہ سے واپس آئے تو نبی کریم ﷺ نے ان سے ملاقات کی اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو (جعفر رضی اللہ عنہ) شرمائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' انھوں نے کہا: نجاشی جب اپنی رعایا میں سے کسی کی تکریم کرتے تو اسی طرح کرتے تھے۔

تحقیق و تخریج: سنده ضعيف

نیز دیکھئے حدیث: ۳۸۔

تَقْبِيلُ الرَّجُلِ إِبْنَتَهُ الْكَبِيرَةَ

آدمی کا اپنی بڑی عمر کی بیٹی کو بوسہ دینا

۴۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الصَّائِغُ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، أَخْبَرَنِي يَزِيدُ النَّحْوِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ [النَّبِيَّ] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ مَغَازِيهِ قَبَّلَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا.

عکرمہ (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب جہاد سے واپس آتے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بوسہ دیتے تھے۔

تحقیق و تخریج: سنده ضعيف

نیز دیکھئے حدیث سابق: ۲۰۔

۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الصَّائِغُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْكٌ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَ عُذْرُهَا -يَعْنِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا- قَامَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَبَّلَ رَأْسَهَا.

مجاہد (بن جبر رحمہ اللہ، تابعی) سے روایت ہے کہ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برائت نازل ہوئی تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اُن کا سر چوم لیا۔

تحقیق و تخریج: سنده ضعيف

اسے ابن ابی شیبہ (408/4) نے بھی مختصر روایت کیا ہے۔

اس سند میں امام مجاہد رحمہ اللہ نے یہ صراحت نہیں کی کہ انھوں نے یہ روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنی ہے یا نہیں، لہٰذا اس سند کے اتصال میں نظر ہے اور روایت کے ظاہری الفاظ مرسل ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ واللہ اعلم

تَقْبِيلُ يَدِ الرَّجُلِ وَرِجْلِهِ وَرَأْسِهِ

آدمی کا ہاتھ، پاؤں اور سر چومنا

٤٢) حَـدَّثَـنَـا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْنَقُ قَالَ: حَدَّثَتْنِي [أُمُّ أَبَانَ] بِنْتُ الْوَازِعِ بْنِ زَارِعٍ، عَنْ جَدِّهَا زَارِعٍ، وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ: فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِـنْ رَوَاحِـلِـنَـا فَـنُقَبِّلُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَهُ وَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا .

سیدنا زارع (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے اور یہ عبدالقیس کے وفد میں شامل تھے۔ انھوں نے کہا: پھر ہم اپنی سواریوں سے جلدی جلدی اُتر کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینے لگے، اور انھوں نے لمبی حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج: سنده ضعيف

اسے امام ابوداود (5225) امام بخاری (الادب المفرد: 975، التاریخ الکبیر 447/3) اور طبرانی (المعجم الکبیر 275/5 ح 51313) وغیرہم نے مطر بن عبدالرحمٰن الاعنق کی سند سے روایت

کیا ہے۔

اس کی سند میں اُم ابان بنت الوازع مجہولۃ الحال راویہ ہے۔

۴۳) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْجَحِيمِ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْخَطَّابِ ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ صَالِحٍ [بْنِ حَيَّانَ] ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ [فَأَرِنِي] شَيْئًا[أَزْدَادُ] بِهِ يَقِينًا قَالَ: ((مَا تُرِيدُ؟)) قَالَ: ادْعُ تِلْكَ الشَّجَرَةَ فَلْتَأْتِكَ قَالَ: ((اذْهَبْ إِلَيْهَا فَادْعُهَا)) قَالَ: أَجِيبِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَمَالَتْ فَقَطَعَتْ عُرُوقَهَا ، [ثُمَّ أَقْبَلَتْ تَجُرُّ عُرُوقَهَا] وَفُرُوعَهَا حَتَّى أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، فَقَالَ: حَسْبِي فَمُرْهَا فَلْتَرْجِعْ ، فَرَجَعَتْ فَدَلَّتْ عُرُوقَهَا فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ ، ثُمَّ اسْتَوَتْ كَمَا كَانَتْ ، فَقَالَ: ائْذَنْ لِي أَنْ أُقَبِّلَ رَأْسَكَ وَرِجْلَيْكَ ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَبَّلَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ قَالَ: ائْذَنْ لِي أَنْ أَسْجُدَ لَكَ قَالَ:((لَا يَسْجُدُ أَحَدٌ لِأَحَدٍ ، وَلَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا تَعْظِيمًا لِحَقِّهِ .))

سیدنا بریدہ (بن الحصیب رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی نے آ کر عرض کیا: یارسول اللہ! میں مسلمان ہو گیا ہوں اور مجھے کچھ دکھائیں تا کہ میرا یقین زیادہ ہو جائے۔ آپ نے فرمایا: ''تو کیا چاہتا ہے؟'' اس نے کہا: اس درخت کو بلائیں کہ وہ آپ کے پاس آ جائے۔ آپ نے فرمایا: ''اس کے پاس جا کر اسے بلا۔'' اسے کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مان لے، چنانچہ وہ درخت جھک گیا اور اپنی شاخیں اور رگیں کاٹ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس حاضر ہو گیا اور کہا: یارسول اللہ! آپ پر سلام ہو۔ اس اعرابی نے کہا: میرے لیے یہی کافی ہے۔ آپ اسے حکم دیں کہ یہ واپس چلا جائے۔ پھر وہ درخت واپس چلا گیا اور اس کی جڑیں جا کر اسی جگہ مل گئیں اور وہ درخت صحیح سلامت کھڑا ہو گیا جس طرح کہ پہلے تھا۔ اس اعرابی نے کہا: آپ مجھے اجازت دیں کہ میں آپ کا سر اور پاؤں چوم لوں۔ پس آپ ﷺ نے اسے اجازت دی تو اس نے آپ کا سر اور پاؤں کو بوسہ دیا۔ اس نے کہا: آپ مجھے اجازت دیں کہ میں آپ کو سجدہ کروں۔ آپ نے فرمایا: ''کوئی کسی شخص کو سجدہ نہ کرے اور اگر میں کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو اس کے حق کی تعظیم کی وجہ سے سجدہ کرے۔''

تحقیق وتخریج: **سندہ ضعیف جدًا**

اسے بزار (کشف الاستار 3/132-133 ح 2409) حاکم (4/172) اور ابونعیم الاصبہانی (دلائل النبوۃ 2/138) نے روایت کیا ہے۔

حاکم نے صحیح کہا تو ذہبی نے رد کرتے ہوئے فرمایا: بلکہ یہ سخت کمزور ہے، اس کی سند میں صالح بن حیان متروک ہے۔

صالح بن حیان کو جمہور محدثین نے مجروح قرار دیا ہے، لہٰذا یہ سند سخت ضعیف ہے۔

[اختتام ترجمہ]

(10 / رمضان 1433ھ بمطابق 30 / جولائی 2012ء)

باتمئی بیاڑ کوہستان، دیر بالا